

خنث (ہیجرے) کا حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بیٹہ دیتا ہے، جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نہ بیٹے دیتا ہے نہ بیٹیاں۔ جسے اللہ نے مرد بنایا ہونہ عورت ہے، فقہائے کرام نے اپنی کتب فقہ میں ایسے لوگوں کے حوالے سے تفصیلی مباحث بیان فرمائی ہیں۔ شیخ صالح المنجد سے خنث کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اول: 1 خنثی لغت عرب میں اس شخص کو کہتے ہیں جو نہ تو خالص مرد ہو اور نہ ہی خالص عورت، یا پھر وہ شخص جس میں مرد و عورت دونوں کے اعضاء ہوں، یہ خنث سے ماخوذ ہے جس کا معنی نرمی اور کسہ ہے، کہا جاتا ہے خنثی اشئی فخنث، یعنی: میں نے اسے نرم کیا تو وہ نرم ہو گئی، اور الخنث اسم ہے اور اصطلاح میں: اس شخص کو کہتے ہیں جس میں مرد و عورت دونوں کے آلہ تناسل ہوں، یا پھر جسے اصل میں کچھ بھی نہ ہو، اور صرف پشاپ نکلنے والا سوراخ ہو 2 اور الخنث: فون پر زبر کے ساتھ: اس کو کہتے ہیں جو کلام اور حرکات و سکنات اور نظر میں عورت کی طرح نرمی رکھے، اس کی دو قسمیں ہیں: پہلی قسم: جو پیدائشی طور پر ہی ایسا ہو، اس پر کوئی گناہ نہیں دوسری قسم: جو پیدائشی تو ایسا نہیں، بلکہ حرکات و سکنات اور کلام میں عورتوں سے مشابہت اختیار کرے، تو ایسے شخص کے متعلق صحیح احادیث میں لعنت وارد ہے، خنثی کے برخلاف خنث کے ذکر یعنی نرمی کے میں کوئی اعضاء نہیں ہے 3 خنثی کی دو قسمیں ہیں: فخنثی اور فخنثی غیر مشکل فخنثی غیر مشکل: جس میں مرد یا عورت کی علامات پائی جائیں، اور یہ معلوم ہو جائے کہ یہ مرد ہے یا عورت، تو یہ فخنثی مشکل نہیں ہوگا، بلکہ یہ مرد ہے اور اس میں زائد خلقت پائی جاتی ہے، یا پھر یہ عورت ہوگی جس میں کچھ زائد اشیاء ہیں، اور اس کے متعلق اس کی وراثت اور باقی سارے احکام میں اس کا حکم اس کے مطابق ہوگا جس طرح کی علامات ظاہر ہوگی ب فخنثی مشکل: یہ وہ ہے جس میں نہ تو مرد اور نہ ہی عورت کی علامات ظاہر ہوں، اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ مرد ہے یا عورت، یا پھر اس کی علامات میں تضاد پایا جائے تو اس سے یہ حاصل ہوگا کہ فخنثی مشکل کی دو قسمیں ہیں: ایک تو وہ جس کو دونوں آلے ہوں، اور اس میں علامات بھی برابر ہوں، اور ایک ایسی قسم جس میں دونوں میں سے کوئی بھی آلہ نہ ہو بلکہ صرف سوراخ ہو 4۔ مجموعہ فقہائے کتب میں کہ اگر بلوغت سے قبل فخنثی ذکر سے پشاپ کرے تو یہ پھر ہوگا، اور اگر فرج سے پشاپ کرے تو یہ بچی ہے اور بلوغت کے بعد درج ذیل اسباب میں سے کسی ایک سے واضح ہو جائیگا: اگر تو اس کی داڑھی آگئی، یا پھر ذکر سے منی ٹپکی، یا پھر کی عورت کو حاملہ کر دیا، یا اس تک پہنچ گیا تو یہ مرد ہے، اور اسی طرح اس میں بہادری اور شجاعت کا آنا، اور دشمن پر حملہ آور ہونا بھی اس کی مردانگی کی دلیل ہے، جیسا کہ علامہ سیوطی نے اسنوی سے نقل کیا ہے اور اگر اس کے پستان ظاہر ہو گئے، یا اس سے دودھ نکل آیا، یا پھر حیض آگیا، یا اس سے جماع کرنا ممکن ہو تو یہ عورت ہے، اور اگر اسے ولادت بھی ہو جائے تو یہ عورت کی قطعیت پر دلالت کرتی ہے، اسے باقی سب معارض علامات پر مقدم کیا جائے گا اور ہا میلان کا مسئلہ تو اگر ان سابقہ نشانیوں سے عاجز ہو تو پھر میلان سے استدلال کیا جائیگا، چنانچہ اگر وہ مردوں کی طرف مائل ہو تو یہ عورت ہے، اور اگر وہ عورتوں کی طرف مائل ہو تو یہ مرد ہے، اور اگر وہ کسی کی طرف ایک جیسا ہی مائل ہوں، یا پھر میں دونوں میں سے کسی کی طرف بھی مائل نہیں تو پھر یہ مشکل ہے سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں: فقہ میں جہاں بھی فخنثی کو مطلق بیان کیا جائے تو اس سے فخنثی مشکل مراد ہے انتہی مختصر ادیکھیں: الموسوۃ الفتویٰ (21/23-20/23)۔ دوم: الخنثی: ہماری مراد فخنثی مشکل ہے، اس کو دونوں آلے یعنی مرد اور عورت دونوں کے عضو ہوں تو اس کی دو قسمیں ہیں: ایک تو ایسی قسم ہے جس میں یہ راجح نہیں کہ وہ دونوں میں سے کوئی جنس ہے، اور دوسری وہ قسم جس کے بارہ میں معلوم ہو جائے اس کی علامات میں: میلان شامل ہے، چنانچہ اگر تو وہ عورت کی طرف مائل ہو تو وہ مرد ہے، اور اگر اس کا میلان مردوں کی جانب ہے تو وہ عورت ہوگی اور جنسی طور پر عاجز وہ شخص ہوگا جس کا عضو تناسل تو ہے لیکن کسی بیماری یا نفسیاتی یا عصبی یا کسی اور سبب کے باعث وہ جماع کی طاقت نہ رکھتا ہو، جس کے نتیجہ میں نہ تو اس سے جماع ہوگا، اور نہ ہی استمتاع اور نہ ہی اولاد پیدا ہوگی اس سے یہ واضح ہوگا کہ جنسی طور پر عاجز شخص ہیچو یعنی فخنثی نہیں ہوتا، بلکہ ہو سکتا ہے وہ کسی بیماری کی علت کے سبب جنسی عاجز ہو، اور اس کا تناسل کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ خنث یعنی ہیچو ہو لیکن وہ جنسی طور پر وطنی کرنے پر قادر ہو رہا ہیچو کے شادی کا مسئلہ تو اس کے متعلق عرض ہے کہ: اگر تو وہ غیر مشکل ہے تو اس کی حالت کے مطابق اس کی دوسری جنس سے شادی کی جائیگا، اور اگر وہ فخنثی مشکل ہے تو اس کی شادی کرنا صحیح نہیں، اس کا سبب یہ ہے کہ احتمال ہے کہ وہ مرد ہو تو مرد مرد سے کیسے شادی کر سکتا ہے؟ اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ عورت ہو تو عورت عورت سے کیسے شادی کر سکتی ہے؟ اور اگر وہ عورت کی طرف مائل ہو اور مرد ہونے کا دعویٰ کرے تو یہ اس کے مرد ہونے کی ترجیح کی علامت ہے، اور اسی طرح اگر وہ مرد کی طرف مائل ہو اور عورت ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ عورت ہے ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: "خنثی یا تو مشکل ہوگا یا پھر غیر مشکل، اگر وہ غیر مشکل ہو اور اس میں مردوں کی علامات ظاہر ہوں تو مرد ہے اور اسے مردوں کے احکام حاصل ہو گئے، یا پھر اس میں عورتوں کی علامات ظاہر ہوں تو وہ عورت ہے اور اسے عورتوں کے احکام حاصل ہوں گے اور اگر وہ فخنثی مشکل ہے اس میں نہ تو مردوں اور نہ ہی عورتوں کی علامات ظاہر ہوں تو اس کے نکاح میں ہمارے اصحاب کا اختلاف ہے: خرقی کا کہنا ہے کہ اس میں اس کا قول مرجع ہوگا اور اس کے قول کو مانا جائیگا، اگر تو وہ کہتا ہے کہ وہ مرد ہے، اور اس کی طبیعت عورتوں سے نکاح کی طرف مائل ہوتی ہے تو اسے عورت سے نکاح کا حق حاصل ہے اور اگر وہ یہ بیان کرے کہ وہ عورت ہے اور اس کی طبیعت مردوں کی طرف مائل ہوتی ہے تو اس کی مرد سے شادی کی جائیگی: کیونکہ یہ ایسا معنی ہے جس تک اس کے ذریعہ ہی پہنچا جاسکتا ہے، اور اس میں کسی دوسرے کو لہجہ یا حق حاصل نہیں، تو بالکل اس کا قول قبول ہوگا جس طرح عورت کا حیض اور عدت میں قبول کیا جاتا ہے، اور وہ اپنے آپ کو چاہتا ہے کہ اس کی طبیعت اور شہوت کس جنس کی طرف مائل ہوتی ہے: کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حیوانات میں عادت بنائی ہے کہ مذکر مونث کی طرف مائل ہوتا ہے، اور مونث مذکر کی طرف مائل ہوتا ہے اور یہ میلان نفس اور شہوت میں ایک ایسا معاملہ ہے جس پر کوئی دوسرا مطلع نہیں ہو سکتا صرف صاحب میلان اور شہوت کو پتہ چلتا ہے، اور اس کی ظاہری علامات کی معرفت ہمارے لیے مشکل ہے، اس لیے باطنی امور میں جو اس کے ساتھ مخصوص ہیں اس کے حکم کی طرف رجوع کیا جائیگا، یعنی اس کی بات مانی جائیگی دیکھیں: المغنی (319/7)۔ اور یہ کہنا کہ فخنثی مشکل کی شادی صحیح نہیں ہے، مجموعہ علماء کا قول ہے، اگر وہ اپنی طبیعت میں میلان اور شہوت دیکھے تو لیا کرے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ: ہم اسے کہیں گے صبر کرو، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی حالت اس سے بہتر کر دے شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں: "اور نکاح کے باب میں" فخنثی مشکل "جس کا مرد اور عورت دونوں کا عضو تناسل ہو، یعنی

الحجاب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

مرد کا عضو تناسل بھی اور عورت کی شرمگاہ بھی اور یہ واضح نہ ہو کہ آیا وہ مرد ہے یا عورت، اس طرح کہ وہ پشاب دونوں سے کرتا ہو، اور اس میں کوئی ایسی چیز نہ ہو جو اسے امتیاز کرے کہ آیا وہ مرد ہے یا عورت تو اس کی شادی کرنا صحیح نہیں، نہ تو وہ عورت سے شادی کرے اور نہ ہی مرد سے، عورت سے شادی اس لیے نہ کرے کیونکہ احتمال ہے کہ وہ خود بھی عورت ہو، اور عورت کی عورت سے شادی نہیں ہو سکتی، اور نہ ہی کسی مرد سے شادی کرے کیونکہ احتمال ہے کہ وہ خود بھی مرد ہو اور مرد کی مرد سے شادی نہیں ہو سکتی۔ وہ اسی طرح بغیر شادی کے ہی رہے حتیٰ کہ اس کا معاملہ واضح ہو جائے، اور جب واضح ہو جائے تو اگر وہ مردوں میں ہو تو عورت سے شادی کر لے، اور اگر عورتوں میں شامل ہو تو مرد سے شادی کر لے، یہ اس وقت تک حرام ہے جب تک اس کا معاملہ واضح نہیں ہو جاتا۔ دیکھیں: الشرح الممتع (160/12)۔ اور شیخ رحمہ اللہ اس کو مکمل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "اور اگر اسے شہوت ہو اور اب شرعی طور پر اس کی شادی ممنوع ہو تو وہ کیا کرے؟ ہم اسے کہیں گے کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "تم میں سے جو کوئی بھی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے کیونکہ یہ اس کی آنکھوں کو بچا کر دیتی ہے، اور شرمگاہ کو محفوظ کرتی ہے، اور جو استطاعت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے" تو ہم اسے کہیں گے کہ تم روزے رکھو اور اگر وہ کہتا ہے کہ: میں روزے رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو اسے ایسی ادویات دی جا سکتی ہیں جو اس کے معاملہ کو آسان کر دے، اور یہ قول غیر مشروع طریقہ سے منی خارج کرنے کے قول سے بہتر ہے۔ دیکھیں: الشرح الممتع (161/12)۔ اب اور جنسی طور پر عاجز شخص کی شادی کے متعلق عرض ہے کہ: شریعت میں اس کے لیے کوئی مانع نہیں، لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ جس سے شادی کر رہا ہے اس کے سامنے واضح کرے کہ وہ جنسی طور پر عاجز ہے یعنی اپنی پوری حالت بیان کرے، اور اگر بیان نہیں کرتا تو گنہگار ہوگا۔ اور عورت کو فحش نکاح کا حق حاصل ہے؛ کیونکہ استمتاع اور اولاد شادی کے عظیم مقاصد میں شامل ہیں، اور یہ ان حقوق میں شامل ہیں جو خاوند اور بیوی دونوں میں مشترک ہیں "اور الموسوعۃ الفقہیہ میں درج ہے: "العتیر: یعنی شہوت نہ ہونا: جمہور فقہاء کے ہاں یہ ایک ایسا عیب ہے جو ایک برس کی مہلت دینے کے بعد بیوی کو خاوند سے علیحدگی کا اختیار دیتا ہے۔ حنابلہ میں سے ایک جماعت جن میں ابو بکر اور المجد یعنی ابن تیمیہ شامل ہیں، نے اختیار کیا ہے کہ عورت کو فحش نکاح کا حق حاصل ہے اور جمہور نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت جس میں انہوں نے شہوت سے عاجز شخص کے لیے ایک برس کی مدت مقرر کی تھی سے استدلال کیا ہے؛ اور اس لیے کہ بیوی کا مقصود تو شادی کر کے عفت و عصمت اختیار کرنا ہے، اور اس سے اس کو اپنے نفس کے لیے عفت حاصل ہو سکتی ہے، اور ایسا عقد نکاح سے مقصود کا بالکل ہی خاتمہ کر دے اس میں عاقد کو عقد ختم کرنے کا حق حاصل ہے، اور علماء اس پر متفق ہیں کہ خرید و فروخت میں عیب کی وجہ سے تھوڑا سا بھی مال ہمارے ہاں جائز ہے، چنانچہ عیب کی وجہ سے بالاولیٰ نکاح کا مقصد فوت ہو جائیگا" انتہی دیکھیں: الموسوعۃ الفقہیہ (16/31) لیکن بعض اوقات ایسی عورت جسے عمر زیادہ ہونے یا کسی مرض کی بنا پر شہوت نہ ہو تو وہ راضی ہو سکتی ہے، تو پھر خدمت اور انس و محبت اور اخراجات اور حمایت اور دوسرے مقاصد نکاح کے لیے اس سے شادی کرنے میں کیا مانع ہے؟ شیخ ابراہیم بن محمد بن سالم ضویان اٹھلی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "اور جس کو شہوت نہیں مثلاً عنین اور بڑی عمر کے شخص کے لیے شادی کرنا مباح ہے؛ کیونکہ شریعت میں اس کی مانع نہیں ہے۔ دیکھیں: منار السبیل (911/2)۔ اور "العنین" وطی سے عاجز شخص کو کہتے ہیں، اور بعض اوقات وہ وطی کی خواہش تو رکھتا ہے لیکن وہ وطی نہیں کر سکتا اگر بیوی کو معلوم ہو جائے کہ خاوند جنسی طور پر کمزور ہے اور وہ اس کے ساتھ رہنے پر راضی ہو جائے بیوی کا حق فحش ساقط ہو جائیگا شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "قولہ: اور اگر اس نے کسی بھی وقت کہا کہ: میں وطی سے عاجز شخص پر راضی ہوں تو مستقل طور پر اس کا اختیار ساقط ہو جاتا ہے، مثلاً ایسی عورت جو وطی کی استطاعت نہ رکھنے والے خاوند پر راضی ہو گئی، اور پھر باقی عورتوں کی طرح اس عورت کو بھی نکاح کی شہوت پیدا ہو گئی اور وہ اپنا نکاح فحش کرنا چاہے تو ہم کہیں گے: تجھے کوئی اختیار نہیں، اور اگر وہ کہے کہ: اس وقت تو میں اس کو پسند کرتی اور اس پر راضی تھی، لیکن اب مدت زیادہ ہو گئی ہے اور میں اس کو نہیں چاہتی، تو ہم اسے کہیں گے: اب تجھے کوئی اختیار نہیں، کیونکہ یہ کوتاہی تیری جانب سے ہی تھی" دیکھیں: الشرح الممتع (211/12)۔ خلاصہ یہ ہوا کہ: خفیٰ یعنی بیچرے کی اگر حقیقت حال کا علم نہ ہو کہ آیا وہ مرد ہے یا عورت، تو اس کی شادی کرنا جائز نہیں، اور اگر اس کی حالت واضح ہو کہ وہ مرد ہے: تو اس کی شادی کرنا صحیح ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ اس جیسی حالت میں ڈاکٹر سے رائے طلب کی جائے جو اس سلسلہ میں ماہر ہو تاکہ اس کی حالت واضح کرے، اور اس سے شادی کے امکان کی حالت بھی بتا سکے لیکن جنسی طور پر کمزور یا پھر جنسی طور پر عاجز شخص کی شادی صحیح ہے، لیکن شادی سے قبل اس کو اپنی حالت بیان کرنا ضروری ہے، اگر وہ حالت بیان اور واضح کرتا ہے تو اس کی اس کے ساتھ صحیح ہے جسے علم ہو کہ وہ اسی حالت میں اس کے ساتھ رہ سکتی ہے، مثلاً کہ عورت بھی اسی طرح کی ہو اور اسے مردوں کی خواہش نہ ہو، لیکن نوجوان لڑکی تو شادی میں وہی کچھ چاہتی ہے جس طرح دوسری نوجوان لڑکی چاہتی ہے۔ اس لیے ہم ایسا کرنے کی نصیحت نہیں کرتے کیونکہ وہ عورت ہو سکتا ہے خیال کرے کہ وہ صبر کر لے گی، لیکن بعد میں وہ صبر نہ کر سکے، اور حرام کے متعلق سوچنا شروع کر دے اللہ اس سے محفوظ رکھے تاکہ جو اسے حاصل نہیں ہو سکتا وہ حاصل کر لے۔ بہر حال معاملہ جو بھی ہو: ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ یہ خطرات والا کام مت کریں، اور اس جیسی حالت والے شخص سے شادی کرنا قبول کر کے اپنے آپ کو دھوکہ میں مت رکھیں۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ